اصلاحِ امت

دعوت و تبلیغ کا داعی

سلسلہ نمبر 124 | جمادی الاول 1444 | Dec 2022

الوداع مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ!

نعمان نعیم

الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

www.islaaheummat.com | contact@islaaheummat.com

الوداع!
مفتیِ اعظمؒ الوداع!
تیری تربت پر کروڑوں رحمتیں

نقشِ اوّلیں:

مفتی محمد رفیع عثمانیؒ مفتیِ اعظم پاکستان تھے، اُن کی علمی خدمات ان کے تلامذہ اور کتابوں کی شکل میں تا دیر اُن کے لیے صدقہ جاریہ رہیں گی۔

یوں تو دار العلوم کی ایک ایک اینٹ اور کیاری میں لگا ایک ایک پودا، ان کی نفاستِ طبع پر شاہدِ عدل ہے مگر ان کے ذوق کی سب سے تابندہ مثال دار العلوم کراچی کے در ودیوار اور فلک بوس مسجد ہے۔ بلا کی نفیس شخصیت کے مالک تھے۔

ان کا وجود شجرِ سایہ دار کی طرح تھا، جس کے سائے سے بڑے بڑے علما، حتیٰ کہ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی بھی فیض یاب ہوتے تھے، مفتی صاحب انہیں بڑے بھائی ہی کا نہیں، والد کا مقام دیا کرتے تھے اور ہر معاملے میں ان کی رائے کو مقدم رکھتے تھے۔ یہ تعلق ستر سال سے اوپر کا شعوری تعلق تھا، جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتا رہا؛ اور اور آج مفتیِ اعظم کے تہہ خاک چلے جانے سے مفتی محمد تقی عثمانی جو خلا محسوس کر رہے ہوں گے اس کو کوئی نہیں بھر سکتا، اللہ تعالی مفتی صاحب کو اِس صدمے سے نکلنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی، اپنے بڑے بھائیؒ کو والد کی جگہ دیتے تھے، کیا قابلِ رشک علمی جوڑی اور مثالی جوڑ تھا تھا، کیا ہی عقیدت ومحبت کی مورتیاں تھیں یک جان دو قالب کی مثال!

زمینی حقائق سے ہم آغوش، شبِ دیجور کے سناٹوں کو چیرنے والی گرج دار آواز کا

حامل حق کا حدی خواں، دھیمے سروں میں دل میں اتر جانے والی بات کہنے کا سلیقہ اورفہمیدہ لب و لہجے کا حامل واعظ، مسند درس وتدریس کا شہنشاہ، ٹھوس دلائل سے بات کرنے والا مدرس، اقلیمِ افہام وتفہیم کا بادشاہ ، سیاسی حرکیات پر عبور رکھنے والا مدبر، اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کا حامل انتھک محنت وریاضت اورمقصد کی سچی لگن رکھنے والامنتظم، کھری، دوٹوک اورستائش وصلے سے بے نیاز حق گوئی کا ڈھنگ رکھنے والا عالم دین؛ اوراچھوتی تشبیہات، انوکھے استعارات اوراجنبی تعبیرات سے پاک چنیدہ ،صاف شستہ ،سنجیدہ اور سادہ اسلوبِ تحریر کا حامل ادیب ومصنف ہمیشہ کے لیے خاموش ہوگیا۔اس کے فراق میں دارالعلوم کراچی کے درودیوار آج تصویرحزن وملال ہیں، دارالعلوم کی پرشکوہ عمارت غم سے ڈوبی ہوئی ہے،دارالافتاء آج حقِ فتوی ادا کرنے والے فقیہ کی رحلت پر ماتم کناں ہے،اہتمام وانصرام کا کوہ ہمالیہ آج اشک شوئی کے لیے کسی ثانی مفتی اعظمؒ کا متلاشی ہے،کیونکہ آج کے بعد دارالعلوم کی فضاؤں میں وہ گرج دارآواز کا طنطنہ نہیں ہوگا۔

یتیم توان کی رحلت سے تمام امتِ مسلمہ بالخصوص اہالیانِ وطن ہوئے ہی ہیں،مگر اہلِ سنت مکتبِ فکر کے لیے یہ بہت بڑادھچکا ہے،ان کے لیے بھی جن کو یہ اختلاف شجرِ ممنوعہ اورعقیدت کے خلاف لگتا تھااوران کے لیے بھی جومفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی آرائ سے بعض اوقات مؤدبانہ،فرزندانہ اختلاف بھی کیا کرتے تھے کہ علمی اختلاف کی طرح بھی انہی اکابر نے ڈالی ہے۔

مفتی صاحبؒ اپنے وقتِ موعود پر چلے گئے، یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ اکابر علمائے اہلِ سنت کے سلسلۃ الذہب کی کڑی کا ایک بیش قیمت موتی افق کے اس پار چلا گیا۔ایسی ہستیوں کی رحلت کا خلا اورجدائی کا زخم بھرتے بھرتے ہی بھرتا ہے، یہ

ہستیاں تو ایسی ہیں جن کی مثال اِس قحط الرجال کے دور میں ناممکن نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی کی، جن کو رحمۃ اللہ علیہ لکھتے کلیجا منہ کو آتا محسوس ہو رہا ہے، مساعیِ جلیلہ، وخدماتِ جمیلہ اور جملہ کوششوں، کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرمائے، اپنی شایانِ شان اجرِ جزیل عطا فرمائے، تمام لغزشوں سے درگزر فرمائے اور ان کے مآثرِ علمیہ کو تادیر قائم ودائم رکھے۔ تعزیت تو وہ کرے جو خود تعزیت کا محتاج نہ ہو، ہم تو خود ہی تعزیت کے مستحق ہیں، جب سارا جہاں ہی کسی کے فراق میں غم واندوہ کی تصویر بنا ہوا ہو تو تعزیت کا یارا کسے رہتا ہے؟ تعزیت کرے تو کون اور کس سے؟ ہم سب مفتی صاحب رحمہ اللہ کے فراق میں حزین وغمگین ہیں، ہمارے دل چھلنی اور جگر پارہ پارہ ہیں، مگر ہم اللہ کی رضا پر راضی ہیں اور اسی سے صبر واستقامت کے خواست گار بھی!

سلسلہ ''اصلاح امت'' کے تحت ماہ دسمبر کا رسالہ مدیر جامعہ بنوریہ عالمیہ مفتی نعمان نعیم کے خصوصی حکم کے مطابق مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی اعلی اللہ درجتہ فی الجنان کی حیات وخدمات پر مشتمل ہے، یہ جامعہ بنوریہ عالمیہ اور مفتی نعمان نعیم صاحب کی طرف سے مفتی اعظمؒ کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے اور شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، مولانا مفتی محمد زبیر اشرف عثمانی اور جملہ خانوادۂ عثمانی کے غم میں شرکت کی ایک کوشش ہے، اللہ تعالیٰ اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں قبول ومقبول فرمائے۔ آمین!

محتاج دعا، خاکپائے اکابر واسلاف

مولانا محمد جہان یعقوب

شعبہ تصنیف وتحقیق، سلسلہ ''اصلاح امت''

مفتی اعظم پاکستان
مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے حالات زندگی

پیدائش:

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی 21 جولائی 1936 میں ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ضلع سہارنپور کے مشہور قصبہ دیوبند میں تحریک پاکستان کے سرکردہ رہنما مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ کے گھر پیدا ہوئے۔آپ کا نام محمد رفیع، حکیم الامت مجدد ملت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے رکھا تھا۔آپ کے والد دارالعلوم دیوبند کے فاضل، استاد اور مفتی تھے،آپ کے دادا مولانا محمد یاسینؒ بھی دارالعلوم دیوبند کے استاتذہ میں سے تھے۔

ابتدائی تعلیم وحفظ قرآن:

ابتدائی تعلیم اور حفظ قرآن کا آغاز دارالعلوم دیوبند سے کیا، بغدادی قاعدہ،علم و عرفان کے مرکز دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں اپنے والد مفسر قرآن مفتی اعظم مفتی محمد شفیعؒ سے پڑھا اور نصف قرآن کریم دارالعلوم دیوبند میں حفظ کیا۔ یکم مئی 1948 کو اہلِ خانہ کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان آ گئے اس وقت ان کی عمر بارہ برس تھی۔ جب وہ اپنے بزرگوں کے ساتھ ہجرت کر کے پاکستان کی طرف آ رہے تھے تو انہوں نے وہ خونی مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھے جنہیں ہندو اور سکھ، بلوائیوں نے مسلمانوں کے خلاف برپا کر رکھا تھا۔حفظ قرآن کی تکمیل مسجد باب السلام، آرام باغ

میں ہوئی، اور آخری سبق فلسطین کے مفتی اعظم مولانا سید امین الحسینیؒ نے پڑھایا۔

دینی تعلیم:

1951 میں دار العلوم کراچی میں ان کا داخلہ ہوا، اور 1960 میں انہوں نے ''درس نظامی'' میں سند فضیلت اور اس کے بعد دار العلوم کراچی سے تخصص فی الافتاء کی سند حاصل کی۔ آپ نے صحیح بخاری مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ سے، صحیح مسلم مولانا اکبر علی سہارنپوریؒ سے، موطا امام محمدؒ اور سنن نسائیؒ مولانا مفتی سحبان محمودؒ سے، سنن ابوداؤد مولانا رعایت اللہؒ سے اور جامع ترمذی مولانا سلیم اللہ خانؒ سے پڑھی۔

اس کے علاوہ آپ کو مندرجہ ذیل مشائخ سے اجازتِ حدیث حاصل تھی:

سابق مدرس مسجد حرام شیخ محمد حسن ابن محمد مشاط مکی مالکی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی، علامہ ظفر احمد عثمانی، مولانا قاری محمد طیب قاسمی، شیخ ابو زاہد مولانا محمد سرفراز خان صفدر، شیخ یاسین فادانی مکی، شیخ احمد کفتارو مفتی جمہوریہ سوریہ، شیخ عبداللہ ابن احمد ناخبی رحمہم اللہ تعالیٰ!

1378ھ میں، انھوں نے جامعہ پنجاب سے ''مولوی'' اور ''منشی فاضل'' کے امتحانات پاس کیے۔

تدریس:

فراغت کے بعد جامعہ دار العلوم کراچی سے ہی تدریس کا آغاز کیا اور دار العلوم کراچی میں 1380ھ سے 1390ھ تک درس نظامی کی اکثر کتابیں پڑھائیں اور 1391ھ سے حدیث میں صحیح مسلم اور افتاء کی کتابیں پڑھائیں اور طلبائے فقہ کی تربیت کی۔ اس ذمے داری کو آپ نے نہایت جاں فشانی اور عرق ریزی سے نبھایا،

آپ نے قلیل مدت میں اپنی خداداد صلاحیتوں کی بدولت درسِ نظامی کے تقریباً تمام علوم وفنون کی کتابوں کی تدریس کا مرحلہ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ طے کیا۔

آپؒ جامعہ دارالعلوم کراچی میں منصبِ صدارت کے ساتھ ساتھ درسِ مسلم شریف اور تخصص فی الافتا کے شرکا کو وقت دیتے رہے، نیز اہم مسائل اور استفتاءات کے جوابات دینا اور ان کی تصدیق اور تصویب کرنا بھی آپ کے اہم مشاغل میں سے رہا، ان سب کے علاوہ آپ کئی اصلاحی و تعلیمی تنظیموں کے سرپرست اور کئی اداروں کی مجلسِ شوریٰ کے فعال رکن بھی رہے۔ اپنے ملک وملت کے لیے سیاست وانتظام، عدالت وقضا، معیشت واقتصاد اور تعلیم کے میدان میں آپؒ نے قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں، آپ نے متعدد سرکاری وغیر سرکاری عہدوں پر رہ کر گراں مایہ خدمات انجام دی ہیں۔

تصوف وسلوک:

فقہِ ظاہر میں ممتاز مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ فقہِ باطن میں بھی بہت اہتمام سے مشغول رہے، چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کے خلیفۂ خاص عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ سے آپ کا اصلاحی تعلق رہا، شیخ کے فیوض وبرکات اور ان کے ارشادات اور اصلاحی مشوروں پر مکمل عمل پیرا ہوکر آپؒ نے سلوک کی منازل طے کیں اور اپنے شیخ کی نظر میں خصوصی مقام پا کر خلعتِ خلافت سے نوازے گئے، اس نعمت کو آگے منتقل کرنے کے لیے دیگر علمی وانتظامی مصروفیات کے باوجود عامۃ الناس کی اصلاح وتربیت کی ذمے داری بھی آپؒ نے بڑے حوصلے اور تدبر کے ساتھ انجام دی۔

صدارتِ دارالعلوم کراچی:

1986ء میں دارالعلوم کراچی کے دوسرے صدر حضرت ڈاکٹر مولانا محمد عبدالحئی عارفیؒ کی وفات کے بعد، مفتی محمد رفیع عثمانیؒ ان کے جانشین اور دارالعلوم کراچی کے تیسرے صدر بنائے گئے، یوں دارالعلوم کے انتظام وانصرام کا بوجھ بھی آپ کے کندھوں پر آیا، آپ کی شبانہ روز انتھک جدوجہد ہی کا نتیجہ ہے کہ دارالعلوم کراچی کا شمار آج پاکستان کی منفرد، منظّم اور چند بڑی جامعات میں ہوتا ہے۔ آپؒ نے اپنے والد گرامیؒ کی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے اس ادارے کی عظمت کو مزید چار چاند لگائے، اسے علمی، روحانی مرکز اور عظیم دانش گاہ بنا دیا۔

دیگر عہدے ومناصب:

وہ جامعہ کراچی کے سنڈیکیٹ ممبر اور وفاق المدارس العربیہ کی مجلس انتظامیہ کے رکن اور نائب صدر تھے۔ وہ پاکستان علماء کونسل، اسلامی نظریاتی کونسل، رؤیت ہلال کمیٹی اور حکومت سندھ کی زکوٰۃ کونسل کے رکن، شرعی عدالتی بنچ عدالت عظمیٰ پاکستان کے مشیر اور این ای ڈی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے سنڈیکیٹ کے بھی رکن تھے۔

انہوں نے وفاق المدارس العربیہ کی مجلسِ منتظمہ و مجلسِ ممتحنہ کے رکن کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں اور بعد میں اس کے سرپرست بنائے گئے۔ انہوں نے 5 اکتوبر 2017 تا 16 جون 2021 وفاق المدارس کے نائب صدر کے طور پر خدمات انجام دیں۔

مفتی اعظم پاکستان کا خطاب:

مفتی اعظم ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ کے بعد اعلیٰ ترین علمی خدمات پر مشاہیر علمائے

کرام نے مفتی اعظم پاکستان کا عہدہ آپ کے سپرد کردیا، آپ کا نام عبدالرحمٰن باوا نے پیش کیا اور تمام علمائے کرام نے اس کی تائید کی۔ واضح رہے کہ مفتی اعظم اگرچہ پاکستان میں کوئی باقاعدہ سرکاری یا رسمی عہدہ تو نہیں، لیکن اپریل 1992 میں وقت کے کبار اہلِ علم نے متفقہ طور پر مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کو مفتی اعظم کا اعزاز بخشا تھا، ان سے پہلے مفتی ولی حسن ٹونکیؒ کو یہ لقب حاصل تھا۔ قبل ازیں قیام پاکستان کے وقت سے مفتی محمد شفیعؒ مفتی اعظم کہلاتے تھے۔

تصانیف:

آپؒ اعلیٰ درجے کی ادبی اور تحریری صلاحیتوں سے مالا مال محتاط قلم کے مالک اور صاحبِ طرز مصنف تھے، آپؒ کے قلم میں حسنِ ترتیب اور موضوع کا بہترین احاطہ پایا جاتا ہے، آپ کی ہر تحریر اعتدال و توازن، جچے تلے اندازِ بیان، دلائل اور حقائق کے بالترتیب بیان کا حسین اور عمدہ نمونہ ہوتی تھی، قدیم و جدید بیشتر موضوعات پر آپ کی تصنیفات ہیں۔ مفتی محمد رفیع عثمانی نے عربی اور اردو میں تقریبا 27 کتابیں تصنیف کیں۔ 1988ء سے 1991ء تک انہوں نے اپنی یادوں کو دارالعلوم کراچی کے اردو ماہانہ 'البلاغ' کے علاوہ روزنامہ 'جنگ' اور ماہنامہ 'الارشاد' میں شائع کروایا، جو بعد میں "یہ تیرے پر اسرار بندے" کے عنوان سے مستقل کتابی شکل میں شائع ہوئیں۔ اس کے علاوہ بھی مفتی صاحبؒ کی بہت ساری تصانیف ہیں، جن میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

احکام زکوٰۃ۔ علاماتِ قیامت اور نزول مسیح علیہ السلام۔ لتعلیقات النافع علی فتح الملہم۔ بیع الوفاء۔ یورپ کے تین معاشی نظام جاگیرداری، سرمایہ داری، اشتراکیت اور ان کا

تاریخی پس منظر۔شرح علم الصیغہ ۔اسلام میں عورت کی حکمرانی ۔حیات مفتی اعظم (مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ)۔کتابتِ حدیث عہد رسالت ﷺ وعہد صحابہؓ میں ۔میرے مرشد حضرت عارفیؒ (حکیم محمد عبدالحیٔ عارفی)۔نوادرالفقہ ۔ضابطة المفترعات۔ سرزمین انبیاءؑ میں ۔امدادالفتاویٰ۔درسِ مسلم ، اختلاف رحمت ،فرقہ بندی حرام۔دو قومی نظریہ۔فقہ میں اجماع کا مقام وغیرہ!

اس کے علاوہ مفتی اعظمؒ نے بہت سارے مقالے بھی لکھے،بہت ساری کتابوں کی تعلیقات بھی لکھیں۔ان کے تلامذہ نے ان کے دروس اور بیانات کو اپنے الفاظ میں نقل کر کے کتابیں لکھی ہیں۔

مفتی اعظمؒ کی قیمتی باتیں:

ایک بیان میں فرمایا:''سلام کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، اس سے بہت محبتیں بڑھتی ہیں، بڑے اجر وثواب کا کام ہے۔حضور ﷺ نے اس کی جگہ جگہ تاکید بھی فرمائی ہے۔ سلام کا جواب دینا واجب ہے، مسلمان کا حق ہے کہ جب وہ سلام کرے تو اس کو جواب بھی دیا جائے، مگر اب لوگ نہ سلام کرتے ہیں اور نہ جواب دیتے ہیں، بلکہ صرف مصافحہ کرتے ہیں، حالانکہ مصافحہ کرنا نہ سنتِ مؤکدہ ہے اور نہ واجب ہے، بلکہ مستحب ہے، وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ جس سے مصافحہ کررہے ہیں اس کا راستہ نہ رُکے، اس کو ناگواری اور تکلیف نہ پیش آئے،اس کے کسی کام میں حرج نہ ہو، ساتھ والے کسی آدمی کو دھکا نہ لگے، ان تمام شرائط کے ساتھ مصافحے کی اجازت ہے، مستحب بھی ہے اوراس کا بھی بڑا ثواب ہے۔''

ایک موقع پر فرمایا:''طلبہ کے لیے نصیحت یہ ہے کہ وہ ہر سنت پر عمل کریں، اپنی

زندگی کو سنت کے سانچے میں ڈھالیں۔ اس سے بہتر کوئی طریقہ زندگی نہیں ہوسکتا۔ اہتمام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا علم حاصل کریں اور اس پر عمل کرتے جائیں۔ کسی اللہ والے بزرگ سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کریں۔‘‘

بچوں کی تربیت کے حوالے سے فرمایا: ’’والدین اپنے بچوں کو ہر ہر کام کھانے پینے، سونے جاگنے، بیت الخلا آنے اور جانے، صفائی ستھرائی، بات چیت میں سنت پر عمل کرنے کا عادی بنائیں۔ بچوں کی تربیت گھر میں کم ہوتی ہے، لہٰذا اساتذہ کو بھی بچوں کی تربیت کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اساتذہ جتنا دین پڑھاتے ہیں، اس سے زیادہ سکھائیں۔‘‘

ایک بیان میں فرمایا: ’’آج کل ہمارے مدارس میں بکثرت ایسا ہورہا ہے کہ دین سکھایا نہیں پڑھایا جاتا ہے، حالانکہ اصحابِ صفہؓ کے چبوترے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دین سکھاتے بھی تھے اور پڑھاتے بھی تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں اکابر دیوبند دین سکھاتے بھی تھے اور پڑھاتے بھی تھے۔ اب ہمارے مدارس میں دین سکھایا نہیں، بلکہ صرف پڑھایا جاتا ہے۔ سلام تک سنت کے مطابق نہیں کرتے، صف بندی میں بھی سنت کا اہتمام نہیں کرتے، وضو کرنا اور کھانے پینے کا کام بھی سنت کے مطابق کرنے کی عادت ہی نہیں ہے۔ اس کی فکر کی جائے۔ اساتذہ کی بہت بڑی ذمے داری ہے۔ تربیت کا سب سے زیادہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ اساتذہ خود اپنے اعمال کو درست کریں۔ جب خود کا عمل درست ہوگا تو طلبہ بھی اس کا اہتمام کریں گے۔ طلبہ کو زبان اور عمل دونوں سے توجہ بھی دلاتے رہیں۔‘‘

ایک موقع پر فرمایا: ’’مدارس میں داخلے کے وقت لوگ سمجھتے ہیں کہ بس اللہ تعالیٰ کا

راستہ یہی ہے، یا بعض حضرات یہ خیال کرلیتے ہیں کہ صرف تبلیغ ہی اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے انسانوں کی سانس سے بھی زیادہ ہیں۔ مثلاً: ایک آدمی عیادت کے لیے جائے، اس کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر صبح عیادت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے رات تک اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ جب عیادت کا یہ ثواب ہے تو ڈاکٹر کا کتنا ثواب ہوگا۔ اگر حسنِ نیت کے ساتھ شرعی حدود میں رہ کر یہ کام کیا جائے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ایک راستہ ہے، اسی طرح جہاد ہو، تبلیغ ہو یا تعلیم وتدریس ہو، جب یہ شرعی حدود میں ہوں تو یہ سارے ہی اللہ کے راستے ہیں اور جب حدود سے تجاوز ہو تو فساد بن جائے گا۔‘‘

مفتی اعظم پاکستان
مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے نمایاں اوصاف

والدگرامی کی جانشینی:

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ اپنے والد گرامی مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع قدس اللہ سرہ العزیز کے فرزند و جانشین ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی علمی، دینی اور سیاسی روایات کے امین و پاس دار بھی تھے اور ان کی مختلف النوع سرگرمیاں دیکھ کر حضرت مفتی اعظمؒ کی یاد تازہ ہوجایا کرتی تھی۔

عبادت کا حال:

آپؒ ان برگزیدہ ہستیوں میں سے تھے، جنہیں اللہ رب العزت نے عبادت کا خاص ذوق عطا فرمایا تھا، بڑھاپے کی حالت میں بھی جس خشوع وخضوع اور بے نظیر

اہتمام کے ساتھ آپ طویل قیام وقرأت پر مشتمل نوافل ادا کرتے تھے وہ قابلِ دید ہونے کے ساتھ قابلِ رشک بھی ہے، ہر وقت زبان پر ذکر واوراد کے کلمات جاری رہتے، روزانہ کے معمولات، تلاوت، مناجات، تسبیحات اور خصوصاً ادعیۂ ماثورہ کی بڑی پابندی فرماتے اور سفر ہو یا حضر کسی بھی صورت میں ناغہ نہیں ہونے دیتے تھے۔

ذوقِ مطالعہ:

آخرِ عمر میں بھی طلبِ علم میں انہماک اور ذوقِ مطالعہ کی صفت درجۂ کمال کو پہنچی ہوئی تھی، اکثر وبیشتر مطالعے میں رات کے ایک دو بج جاتے اور بسا اوقات رات کی طوالت کا بالکل پتا بھی نہ چلتا تھا کہ اچانک اذانِ فجر کی آواز رات کے ختم ہونے کا احساس دلاتی۔

مفتی صاحبؒ کی ایک اہم خوبی:

مولانا زاہد الراشدی لکھتے ہیں: مفتی صاحبؒ متعلقہ امور میں مشورہ کرتے تھے اور مشورہ قبول بھی کرتے تھے اور حوصلہ افزائی کا معاملہ کرتے تھے۔ میں نے امریکا کے ایک سفر میں ان سے گزارش کی کہ ہمیں اپنے فضلا اور منتہی طلبہ کو موجودہ عالمی فکری و تہذیبی ماحول سے روشناس کرانے اور آج کے علمی، فکری اور ثقافتی مسائل پر ان کی تیاری کرانے کا اہتمام کرنا چاہیے، بالخصوص بین الاقوامی قوانین ومعاہدات اور ان کے عملی وتہذیبی اثرات سے انہیں آگاہ کرنا چاہیے جو ہمارے ہاں عام طور پر نہیں ہوتا۔ انہوں نے میری اس گزارش سے نہ صرف اتفاق کیا بلکہ مجھے دو تین بار اس بات کا موقع فراہم کیا کہ جامعہ دارالعلوم کراچی میں تخصص فی الدعوۃ والارشاد کے شرکا کے سامنے مختلف نشستوں میں اپنے ذوق کے مطابق عالم اسلام اور مغرب کی فکری و

تہذیبی کشمکش کے حوالے سے اپنا نقطۂ نظر تفصیل کے ساتھ بیان کرسکوں۔

خطابت کا اہم پہلو:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسنِ خطابت سے بھی نوازا تھا، آپؒ کے خطبات و بیانات شریعت وطریقت کا حسین امتزاج ہوتے، جن میں عالمانہ تحقیق، فقیہانہ نکتہ وری کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایا صوفی، مصلح اور مربی کی سوچ بھی جلوہ نما ہوتی تھی۔ مولانا زاہدالراشدی لکھتے ہیں: مفتی صاحب مرحومؒ کے ذوق کا یہ پہلو میرے لیے ہمیشہ باعث توجہ رہا ہے کہ وہ علمی و دینی مجالس میں روایتی خطاب کے بجائے عوام اور علما دونوں کے لیے راہنمائی کا کوئی نہ کوئی پہلو ضرور اجاگر کرتے تھے جن میں سے بعض باتوں کا میں اپنے مختلف کالموں میں ذکر کر چکا ہوں۔ موقع محل کے مطابق ضرورت کے امور کو محسوس کرنا اور اس کے مطابق راہنمائی کرنا ان کا خاص ذوق تھا جو یقیناً علما کرام کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ وہ تربیت واصلاح کی طرف بطورخاص توجہ دیتے تھے اور جہاں اس حوالہ سے کوئی کمی یا کوتاہی دیکھتے اُسے نظر انداز کرنے کے بجائے اس کی نشان دہی کر کے اصلاح کی طرف متوجہ کرتے تھے۔

آپؒ کے علم وفضل سے دنیا کے بہت سے ممالک کے مسلمانوں کو استفادے کا موقع ملا، وقتاً فوقتاً آپؒ کو جن علاقوں کا دورہ کرنے کا موقع ملا، ان میں: برِاعظم ایشیا، برِاعظم افریقہ، برِاعظم یورپ، برِاعظم امریکا کے تقریباً تمام ممالک شامل ہیں۔

بے نفسی اور عجز وانکساری:

ایک نوجوان طیارے میں کراچی کا سفر کررہا تھا، برابر والی سیٹ پر ایک سفید ریش

بزرگ بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ دیر بعد نماز کا وقت ہوا تو بزرگ نے سیٹ پر بیٹھے بیٹھے نماز شروع کردی۔ جب وہ نماز پوری کر چکے تو نوجوان نے ان سے کہا کہ اس طرح نماز نہیں ہوتی۔ بزرگ کا جواب تھا: علما سے سنا ہے کہ پڑھ لینی چاہیے۔ فلائٹ کراچی ایئر پورٹ پر اتری تو نوجوان کا بڑا بھائی اس کے استقبال کے لیے موجود تھا، لیکن وہ اپنے چھوٹے بھائی کے بجائے لپک کر سیدھا ان بزرگ کی طرف گیا اور بہت ہی احترام سے ان سے ملاقات کی۔ جب بزرگ رخصت ہوگئے تو نوجوان نے اپنے بڑے بھائی سے پوچھا: جن سے آپ مل رہے تھے، وہ کون تھے؟ جواب ملا: یہ مفتی اعظم پاکستان، مفتی محمد رفیع عثمانی تھے۔

اندازہ لگا لیجیے! اپنے ہم سفر نوجوان کو شرمندگی سے بچانے کے لیے ''علما سے سنا ہے'' کا جواب دینے والی شخصیت کون تھی؟ وہ خود ملک کا سب سے بڑا مفتی ہونے کے باوجود کس تواضع وانکساری سے بات کر رہے تھے۔

محمد ابوبکر حنفی شیخوپوری لکھتے ہیں: غالباً 2002ء کی بات ہے، جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ میں جلسہ تھا، جس کے مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ تھے، جو ان دنوں شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحب رحمہ اللہ بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ کی خصوصی دعوت پر پنجاب کے دورے پر تشریف لائے تھے، ظہر کے بعد کا وقت تھا اور مسجد کے صحن میں اسٹیج لگایا گیا تھا، اسٹیج پر آسمان علم وحکمت کے تین درخشاں ستارے، مرجع الخلائق ہستیاں اور محبوب العوام والخواص شخصیات مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ، سفیر ختم نبوت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اور شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ جلوہ گر تھیں، شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ نے حضرت چنیوٹیؒ کو خاندانِ عثمانی کا تعارف

کروانے اور حضرت مفتی صاحبؒ کو دعوت دینے کی ذمے داری سونپی، چنانچہ حضرت چنیوٹیؒ نے بڑی تفصیل سے حضرت مفتی صاحبؒ کے خاندان کا تعارف کروایا، اس دوران حضرت مفتی صاحبؒ سر جھکائے بیٹھے رہے، جب خطاب کے لیے کرسی پر تشریف لائے تو بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت چنیوٹیؒ کے علم وفضل کے سامنے خود کو ہیچ قرار دیا اور علم وعمل اور فضل وتقوی کا پہاڑ ہونے کے باوجود بہت زیادہ عجز وانکساری کا مظاہرہ کیا۔

پاکستان کی محبت:

مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے والد ماجد مفتی محمد شفیعؒ دارالعلوم دیوبند کے مفتی، نامور عالم دین اور تحریک پاکستان کے ممتاز رہنماؤں میں شامل تھے، یہ صفات مفتی صاحبؒ میں بھی والد محترم سے بدرجہ اتم منتقل ہوئیں، دین اسلام اور پاکستان کی محبت ان کے خون میں شامل تھی، یہی وجہ ہے کہ وہ آخر دم تک دین اسلام کی ترویج اور پاکستان کی سلامتی کے لیے اپنا کردار ادا کرتے رہے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی رفیع عثمانیؒ نے اپنی ساری عمر قوم کے جوانوں کو علم وادب اور قرآن وسنت سکھانے اور پڑھانے میں کھپا ڈالی، آپ کے ہزاروں شاگرد آج بھی دنیا کے کونے کونے میں علم کی شمع کو فروزاں کیے ہوئے ہیں، آپ نے فرقہ واریت کی ہمیشہ مذمت کی اور ایک کتاب بھی لکھی، جس کا نام ہے: اختلاف رحمت، فرقہ بندی حرام، آپ قوم کے جوانوں کو تفرقوں میں بانٹنے کی بجائے انہیں علم کے حسن سے سنوار کر ایک لڑی میں پرونے کے قائل تھے، آپ ساری عمر پاکستانی قوم میں اتحاد واتفاق کی دعوت عام کرتے رہے۔ دارالعلوم کراچی سے آسمانی علوم کے ساتھ ساتھ

تشنگانِ علم کو پاکستان کی محبت کے جام بھر بھر کر پلائے، انہوں نے پاکستان کی تعمیر و ترقی میں کردار ادا کرنے کے لئے ہمیشہ اپنے آپ کو فرنٹ لائن پر رکھا، جامعہ دارالعلوم کورنگی میں ہر سال 14 اگست کے موقع پر علما وطلبا باقاعدہ پریڈ کر کے سبز ہلالی پرچم کو سلامی پیش کرتے ہیں۔ وہ خود پیرانہ سالی کے باوجود اس تقریب کی زینت بنا کرتے تھے۔ ہر معاملے میں شدت پسندی سے مکمل اجتناب اور ہمیشہ اعتدال ومیانہ روی کا دامن تھامے رہنا ان کا وتیرہ تھا۔ بین المسالک ہم آہنگی، مذہبی رواداری اور اتحادو اتفاق کے وہ پرزور داعی تھے۔ جس کی جھلک ان کے متعلقین وشاگردوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

دینی افراد و جماعتوں کی سرپرستی:

مفتی اعظمؒ نے جمہوری سیاست میں خود کبھی حصہ تو نہ لیا، لیکن انہوں نے جمہوری سیاست میں حصہ لینے والے علما کو ہمیشہ احترام کی نظروں سے دیکھا۔ دین کے ہر کام کو خود بھی کرتے اور دینی کاموں میں مصروف جماعتوں اور شخصیات کی سرپرستی بھی خوب کرتے رہے۔ آپ پاکستان میں نظام اسلام کے نفاذ کے سب سے بڑے داعی تھے۔

اندازِ تدریس:

آپ اپنی قوتِ تفہیم کی بدولت مشکل ترین اور دقیق ترین مباحث کو ایسے آسان اور عام فہم انداز میں بیان کرتے تھے کہ ہر طالب علم بخوبی مستفید ہو جاتا۔ حلِ کتاب پر خاص توجہ، غیر ضروری نکات ومباحث سے اجتناب، صحتِ عبارت وتلفظ پر خصوصی نظر، متنِ حدیث سے متعلق قدیم وجدید فقہی مسائل اور ان کے پسِ منظر کے ساتھ

موجودہ حالات کے تناظر میں مختلف فکری، سیاسی اور معاشی تحریکات اور جدت پسندانہ نظریات کا ٹھوس، مدلل اور سنجیدہ علمی انداز میں تجزیہ، موقع بموقع اپنے مخصوص دل کش انداز میں مختلف علمی و تفریحی نشاط آفریں لطائف سے طلبہ کو محظوظ کرنا آپ کے درس کی خصوصیات ہیں۔کتاب میں مصنف یا کسی بزرگ کا اسمِ گرامی آتا تو نہایت احترام کے ساتھ ان کا نام لیتے، خصوصا نبیِ کریم ﷺ کا نامِ نامی آنے پر یہ تعظیمی کیفیت مزید بڑھ جاتی، واضح تلفظ کے ساتھ پورا "صلی اللہ علیہ وسلم" ہر مرتبہ خود پڑھتے اور طلبہ کو بھی صحیح تلفظ کے ساتھ اس کے پڑھنے کی تلقین کرتے اور اس میں فروگذاشت نہیں ہونے دیتے، اس معاملے میں آپ نہایت حساس اور بے لچک تھے۔

فتویٰ دینے میں آپؒ کا طریقِ کار:

فتویٰ دینے میں آپؒ کا طریق کار وہی تھا جو آپؒ کے عظیم والدِ ماجد کا تھا، افتائ میں آپ نہایت محدثانہ احتیاط اور اعلیٰ درجے کی فقیہانہ رواداری سے کام لیتے تھے، جواب قرآن وسنت اور فقہائے کرام کی تعبیر کے مطابق واضح عبارت کے ساتھ دیتے ، جواب میں نہایت غور وفکر سے کام لیتے، یہی وجہ ہے کہ کبھی ایک ایک فتوے میں کئی کئی دن لگ جاتے۔آپ نے ہزارہا فتوی جاری فرمائے ہیں، ۱۴۲۰ھ کے اعداد وشمار کے مطابق آپ کے خودنوشت فتاویٰ کی تعداد 1143 اور تصدیق کردہ فتاویٰ کی تعداد 7624 اور مجموعی تعداد 8767 ہے۔

طلبہ کے ساتھ خصوصی شفقت:

آپؒ طبعی طور پر نہایت رقیق القلب تھے، ہر رقت آمیز منظر، واقعہ اور خبر پر

آپؒ کا آبدیدہ ہوجانا آپ کی طبعی خاصیت رہی، اسی وجہ سے آپؒ ہر عام وخاص اور خصوصاً طلبہ کے ساتھ نہایت شفقت کا معاملہ فرماتے۔

جنازے کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے طلبہ کے ساتھ خصوصی شفقت کا ذکر کرتے ہوئے آپؒ کے صاحبزادے مولانا مفتی محمد زبیر اشرف عثمانی نے یہ واقعہ سنایا: ایک مرتبہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے پاس کچھ طلبا آئے اور انہوں نے کھانے کے متعلق شکایت کی، رفقا کا خیال تھا کہ مفتی صاحبؒ شکایت سن کر ہمیں کچھ کہیں گے تو ہم ان سے اور طلبہ سے معذرت کرلیں گے، لیکن اُن کی توقعات کے برعکس، مفتی صاحبؒ اپنے دفتر سے مطعم تشریف لائے اور عملے کے سر پر کھڑے رہے کہ ان کے لیے باہر سے کھانا لایا جائے، جب تک کھانا نہیں آیا اور طلبا نے نہیں کھالیا، اس وقت تک مفتی صاحبؒ بے چینی کی حالت میں کھڑے رہے۔

شگفتہ مزاجی:

فطری طور پر آپؒ شگفتہ مزاج، ہشاش بشاش اور ظریفانہ طبیعت کے مالک تھے، اعتدال وتوسط، وقار ومتانت، حسنِ انتظام اور نفاستِ طبع، مردم شناسی اور اہلیت کی قدردانی، اصول وقوانین کی پاس داری، اصابتِ رائے اور فکری استقلال آپؒ کی امتیازی خصوصیات ہیں۔

ہر شعبے میں اتباعِ سنت کا اہتمام، ورع وتقوی اور بطورِ خاص حقوق العباد اور مالی معاملات میں آپؒ کا تقویٰ قابلِ تقلید ہے۔

علمی ودینی محسنوں سے بے پناہ محبت:

آپؒ کی خاص عادت یہ تھی کہ آپؒ اپنے تمام بزرگوں اور علمی ودینی محسنوں سے

بے پناہ محبت کرتے، خصوصاً حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانوی، حضرت ڈاکٹر عبدالحئ عارفی اور اپنے والدِ ماجد سے آپؒ کی والہانہ محبت قابلِ رشک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؒ اپنے بزرگوں اور اساتذہ کو ایصالِ ثواب کا خصوصی اہتمام فرماتے، ہر مہینے کم از کم ایک ختمِ قرآن کر کے اپنے والدین کے لیے ایصالِ ثواب کرتے، اس کے علاوہ رمضان، تراویح وغیرہ میں جتنی تلاوت ہوتی اس کا اپنے مرشدوں کو ایصالِ ثواب کرنے کا اہتمام تھا۔ جب بھی حج و عمرہ کرنے جاتے تو ایک عمرہ والد صاحبؒ اور ایک والدہ صاحبہؒ کی طرف سے بھی کرتے اور تمام اساتذہ و مشائخ اور محسنین کی طرف سے طواف کیا کرتے تھے۔

اقلیم افہام وتفہیم کے بادشاہ:

مرقعِ نفاست، نستعلیق بدن، کتابی چہرہ، پروقار چال ڈھال، ستواں ناک پر تمکنت سے ٹکائی ہوئی عینک، علمی رعب ودبدبہ، شاہانہ مزاج، فقیرانہ رویہ، نازک طبیعت مفتی اعظم پاکستان، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ تدریس کے شہنشاہ اور اقلیم افہام وتفہیم کے بادشاہ تھے، چنیدہ الفاظ، تراشیدہ مفاہیم، فہمیدہ لب ولہجہ، اعلیٰ ذوق، ارفع معیار گویا اُن کا خاصہ تھا۔ ان کی طبیعت میں مؤمنانہ گداز بھی تھا اور حق کی سربلندی کے لیے مجاہدانہ جنون بھی، وہ روحانیت کی راہوں کے فقیر منش مسافر بھی تھے اور علم وتحقیق کی کٹھن منزلوں کے متلاشی بھی۔ ان کی گفتگو ہیجان غصے، اشتعال اور غضب سے خالی ہوتی تھی۔ نفرت اس پاکباز شخص کے جذب واحساس میں کبھی گھر نہ کرسکی۔ آپ کا ہر لمحہ حیات ایک مقصد، ایک مشن اور ایک عشق کی بھٹی میں سلگتا رہا۔ آپ جیسی متحرک فعال سرگرم اور جنوں شعار زندگی کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔

تعزیتی بیانات و پیغامات

صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی:

صدر مملکت ڈاکٹر عارف الرحمٰن الٰہی علوی نے شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی سے ٹیلی فون پر رابطہ کیا اور مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ صدر مملکت نے مفتی رفیع عثمانیؒ کے لیے بلندیِ درجات اور ورثا کے لیے صبر کی دعا کی۔

وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف:

وزیر اعظم میاں محمد شہباز شریف نے تعزیتی پیغام میں کہا کہ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کا شمار عالم اسلام کے جید علما اور محققین میں ہوتا تھا، انہوں نے ایک جہاں کو اپنے علم سے منور کیا، ان کی وفات عالم اسلام کے لیے ایک سانحہ ہے۔

سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف:

سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے تعزیتی پیغام میں کہا کہ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات پر دل بہت رنجیدہ ہے، مسلمانانِ عرب و عجم ایک خطیب، محقق اور ایک جید فقیہ سے محروم ہو گئے۔

سربراہ جمعیت علمائے اسلام مولانا فضل الرحمٰن:

مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات سے پاکستان ایک معتدل، بلند پایہ، فقیہ اور مفتی سے محروم ہو گیا۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی گراں قدر علمی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مفتی صاحب مرحوم متوازن افکار و نظریات کے حامل تھے۔ جے یو آئی جامعہ

دارالعلوم کراچی اور خصوصاً برادر مکرم مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا زبیر اشرف عثمانی کے غم میں برابر کی شریک، بلکہ ہم خود غم زدہ ہیں۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ، جو دنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے نبض کائنات تھم گئی ہے اور ان کے بچھڑ جانے سے ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ مولانا محمد رفیع عثمانیؒ بھی ایسے ہی عظیم لوگوں میں شامل تھے۔ علم و حکمت کا روشن آفتاب غروب ہو گیا۔ قحط الرجال کے دور میں حضرت مفتی صاحبؒ کی رحلت امت مسلمہ کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ عالمگیر و ہمہ جہت علمی دور کا اختتام ہوا۔ حضرتؒ کی ساری زندگی خدمت دین سے عبارت تھی۔ ان کی لازوال قربانیوں اور جہد مسلسل کا نتیجہ دارالعلوم کراچی جیسے عظیم ادارے کی صورت میں اپنی کرنیں بکھیر رہا ہے، تا صبح قیامت اس ادارے کا فیضان جاری رہے گا، جو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے لیے صدقہ جاریہ ہے۔ علاوہ ازیں جمعیت علمائے اسلام اور پی ڈی ایم کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات پر اظہار تعزیت کے لیے جامعہ دارالعلوم کراچی آئے اور شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور ان کے خاندان سے اظہار تعزیت و دعائے مغفرت کی۔ اس موقع پر مولانا راشد محمود سومرو، مفتی ابرار، قاری محمد عثمان، مولانا محمد غیاث، مولانا سید حماد اللہ شاہ و دیگر موجود تھے۔

گورنر سندھ کامران خان ٹیسوری:

مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے انتقال سے پیدا ہونے والا خلا ایک عرصہ تک پر نہیں ہو سکے گا۔ دینی تعلیمات کے فروغ کے لیے مفتی صاحبؒ کی خدمات بے مثال ہیں، یہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لیے عظیم نقصان ہے۔

وزیراعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ:

مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات عالم اسلام کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے، ان کی دینی خدمات لازوال ہیں۔

چیئرمین تحریک انصاف عمران خان:

تحریک انصاف کے چیئرمین عمران احمد خان نیازی نے کہا کہ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی رحلت کے بارے میں جان کر افسردہ ہوں، گراں قدر علمی خدمات کے باعث انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی (سربراہ ایم کیو ایم):

متحدہ قومی موومنٹ پاکستان کے کنوینر ڈاکٹر خالد مقبول صدیقی نے مفتی اعظم پاکستان وصدر جامعہ دارالعلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا ایک عالم دین سے محروم ہوگئی، ان کی مسحور کن گفتگو تمام مسلمانوں کے لیے مشعل راہ تھی، انہوں نے ہمیشہ بھائی چارے، امن اور پیار ومحبت کا درس دیا۔ وہ عوام کو دین کی تبلیغ کے حوالے سے صحیح طور پر رہنمائی فراہم کرتے تھے۔ دکھ کی گھڑی میں ایم کیو ایم پاکستان آپ کے غم میں برابر کی شریک ہے۔

وزیراعلی پنجاب چودھری پرویز الٰہی:

وزیراعلی پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے معروف عالم دین مفتی رفیع عثمانی کے انتقال پر رنج وافسوس کا اظہار کیا اور سوگوار خاندان سے اظہار تعزیت کیا۔ وزیراعلیٰ

چودھری پرویز الٰہی نے کہا کہ مفتی رفیع عثمانی کی دینی خدمات تادیر یاد رکھی جائیں گی۔

مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی، مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور:

جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم مولانا حافظ فضل الرحیم اشرفی، نائب مہتمم و ناظم اعلی قاری ارشد عبید، نائب مہتمم احمد حسن اشرفی، اسعد عبید و دیگر نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مرحومؒ یک عہد ساز شخصیت اور اپنے والد مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی مسند اور علوم و معارف کے حقیقی وارث و جانشین اور علم و عمل میں اپنے اکابرین و اسلاف کی جیتی جاگتی عملی تصویر تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا علیم الدین شاکر نے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات کو دینی و علمی حلقوں کیلئے بہت بڑا نقصان قرار دیا۔

پاکستان راہ حق پارٹی:

پاکستان راہ حق پارٹی مفتی محمد تقی عثمانی، خاندان عثمانی کے دیگر افراد اور حضرت مفتی صاحبؒ کے حلقہ احباب کی خدمت میں تعزیت پیش کرتی ہے۔ عظیم علمی خاندان کے چشم و چراغ مفتی اعظم پاکستان و صدر دار العلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کا انتقال بہت بڑا علمی خلا ہے۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ اپنے والد ماجد مفتی محمد شفیعؒ کے حقیقی علمی وارث تھے اور ان کے علمی اثاثے کے امین تھے۔ مفتی صاحب کا انتقال علمی حلقوں کے لیے ایک بڑا سانحہ ہے۔

اہلِ سنت والجماعت:

جامعہ دارلعلوم کراچی کی بلند اور پروقار شخصیت، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی رحلت پر اہلسنت والجماعت پاکستان کے مرکزی صدر علامہ غازی اورنگزیب فاروقی، مولانا رب نواز حنفی، مولانا تاج محمد حنفی نے گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مفتی رفیع عثمانیؒ ایک عظیم شخصیت تھے، ان کی پوری زندگی درس وتدریس میں گذری۔ ملک کے مشہور اہل علم حضرات میں ان کا شمار ہوتا تھا، جامعہ دارالعلوم کراچی کی علمی خدمات کا سہرا اُنہی کو جاتا ہے، ان کے جانے سے اہلِ علم کے ہاں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوا ہے، جس کا پورا ہونا ناممکن ہے۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ سے جامعہ دارالعلوم کراچی کی رونقیں بحال تھیں، جامعہ دارالعلوم کراچی کی تمام تر تدریسی خدمات ان کی زیرِ نگرانی چلتی تھیں، اہلِ حق کی نمائندگی انہوں نے ہر زمانے میں کی اور مذہبی تحریکوں کی سرپرستی فرماتے رہے، تاریخ میں ان خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

امارتِ اسلامی افغانستان:

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات پر امارتِ اسلامی افغانستان نے تعزیتی بیان جاری کیا، جس میں کہا کہ مرحومؒ کی ساری شعوری زندگی درس وتدریس کے مبارک عمل میں گزری، وہ جلیل القدر عالم اور فقیہ تھے اور اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھنے والے مختلف مسالک کے مابین ہم آہنگی کے باب میں ان کی کاوشیں قابل قدر ہیں۔ ان کی رحلت امت مسلمہ کا ناقابل تلافی نقصان اور اہل علم کے لیے

بہت بڑا صدمہ ہے۔ ہزاروں شاگرد، سینکڑوں فتاوی، دسیوں تصانیف ان کی باقیات صالحات میں سے ہیں۔

مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن:

مفتی اعظم پاکستان وصدر جامعہ دار العلوم کراچی کورنگی مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات سے ایم ایس او اپنے عظیم سرپرست سے محروم ہوگئی۔ مفتی صاحبؒ کا خلا پر ہونا ممکن نہیں۔ اِن خیالات کا اظہار مسلم اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن کراچی ڈویژن کے ناظم ملک اشتیاق، ناظم اطلاعات ونشریات محمد صدیق ہزاروی نے کیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ مفتی صاحبؒ کے انتقال سے دلی صدمہ ہوا۔

مفتی صاحبؒ کی رحلت ملک وملت کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے۔ پاکستان ایک شفیق استاد اور عالم باعمل سے محروم ہوگیا۔ حضرتؒ کی عالم اسلام کے لیے علمی تصنیفی گراں قدر خدمات ہیں۔

مولانا حامد الحق حقانی، امیر جمعیت علمائے اسلام (س):

جمعیت علمائے اسلام (س) کے امیر مولانا حامد الحق حقانی نے انتقال کو سانحہ عظیم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے انتقال کی خبر مذہبی حلقوں خصوصا علما وطلبہ پر بجلی بن کر گری۔ جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں علما کرام اور طلبا کرام کے تعزیتی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا حامد الحق حقانی نے کہا کہ مفتی اعظم پاکستان عالم اسلام کے جید علمائے کرام کے صف اول میں شامل تھے، والد محترم شہید اسلام حضرت مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ اور حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی مرحومؒ کے درمیان ساری

زندگی باہمی محبت اور احترام کا تعلق رہا۔ مفتی محمد رفیع عثمانی مرحومؒ ملک کی بڑی دینی درس گاہ جامعہ دارالعلوم کراچی کے روح رواں ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بلند پایہ عالم دین اور اعلیٰ مصنف تھے، آپ نے ہمیشہ پاکستانیوں اور امت مسلمہ کو اتفاق و اتحاد کا درس دیا، آپ نے ملک پاکستان کے دینی تشخص اور تعلیم کو فروغ دینے کے لیے ہمیشہ قائدانہ کردار ادا کیا، آپ مختلف ادوار میں وفاق المدارس کے نائب صدر بھی رہے، مفتی رفیع عثمانیؒ کی وفات سے دینی حلقوں کے لیے ناقابل تلافی خلا اور نقصان پیدا ہوا ہے، جس کو صدیوں پر نہ کیا جا سکے گا۔

مفتی محمد زبیر، رکن اسلامی نظریاتی کونسل:

اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن مفتی محمد زبیر کا کہنا تھا کہ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ پورے دنیا میں پاکستان کا مقدمہ لڑتے تھے، ان کا انتقال ریاست کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ انہوں نے کہا کہ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کا انتقال اتنا بڑا نقصان ہے جو بیان نہیں کیا جا سکتا۔

مولانا عبدالکریم عابد، رہنما جے یو آئی:

مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ کی وفات سے پاکستان ایک معتدل، بلند پایہ، فقیہ اور مفتی سے محروم ہو گیا۔ مفتی رفیع عثمانی کی گراں قدر علمی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ مفتی صاحب مرحوم متوازن افکار و نظریات کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنی تصانیف اور خطبات سے اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی، جدید فقہی مسائل ہمیشہ صائب موقف دیا۔ مفتی صاحب کی وفات سے دل رنجیدہ اور غم زدہ ہے، ان کی

وفات ایک بڑے بھائی اور شفیق بزرگ کی وفات ہے۔ حضرت کی وفات حسرت آیات عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ ہے۔

حافظ نعیم الرحمٰن، امیر جماعت اسلامی کراچی:

مفتی اعظم پاکستان، رئیس جامعہ دارالعلوم کراچی مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی رحلت سے وطن عزیز معتبر اور جید عالم دین، ایک بڑی علمی و دینی شخصیت سے محروم ہو گیا، دینی و علمی اور فکری میدان میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

قاری محمد عثمان، رہنما جے یو آئی:

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی رحلت سے علما و طلبا یتیم ہو گئے، ایک عالمگیر علمی دور کا اختتام ہوا، حضرت کی رحلت امت مسلمہ کا ناقابل تلافی نقصان ہے، علم و حکمت کا روشن آفتاب آج غروب ہو گیا، ایک محقق و مدبر فقیہ سے محروم ہو گئے جس نے اسلام کی تصویر کو عالم میں روشن کر کے پیش کیا۔ حضرت کی شفقت و عنایات ناقابل فراموش رہیں گی۔

پیر عبدالقدوس نقشبندی، امیر جمعیت علمائے اسلام (س) پنجاب:

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی کی رحلت عظیم سانحہ ہے، ان کے انتقال کی خبر مذہبی حلقوں خصوصاً علما و طلبہ پر بجلی بن کر گری، پوری قوم سوگوار ہے، ان کے انتقال سے نہ صرف دارالعلوم کراچی، بلکہ پوری امت ایک عظیم وارث علوم دینیہ، عالی ظرف محسن و مربی اور بہترین مشیر سے محروم ہو گئی۔

بہترین، متجسس، یکسو، دیانتدار، ضابطہ پسند منتظم، دلیل و منطق سے بات کرنے

والے فقیہ، مصلحت کے پرفریب موسموں میں بھی حق وصداقت کے علم بردار، فیاض چشم متواضع اور بے حد مروت کے حامل اسلاف کے قافلے کے آخری چراغوں میں سے ایک ، جوخوش انتظامی، خوش اخلاقی تحمل وبردباری، ہمدردی وخیرخواہی سے سب کومطمئن رکھنے کا ہنر جانتے تھے۔طبیعت میں تحمل وبرداشت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا،لیکن جب کبھی اسلام کے خلاف باطل نے سر اٹھایا تو میدانِ عمل میں آ کھڑے ہوئے۔

علامہ نوید مسعود ہاشمی، کالم نگارو دانشور:

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات سے پاکستان ایک معتدل، بلند پایہ،فقیہ اور مفتی سے محروم ہو گیا۔مفتی اعظم مولانا مفتی رفیع عثمانیؒ اور مفتی محمد تقی عثمانی دونوں بھائیوں کا 75 برس کا ساتھ تھا، جو بالآخر 18 نومبر مفتی اعظم مفتی رفیع عثمانی کی وفات کے ساتھ ٹوٹ گیا۔ان کی گفتگو ہیجان غصے، اشتعال اور غضب سے خالی تھی۔ یہی وجہ کہ آپ فرقہ واریت کی فتنہ گری سے کوسوں دور تھے۔نفرت اس پاکباز شخص کے جذب واحساس میں کبھی گھر نہ کرسکی۔وہ اتحاد بین المسلمین کے ایسے داعی تھے، جس نے زبان سے کبھی زہر فشانی کی نہ ہی کسی کا دل دکھایا۔

قرآن وحدیث کی تدریس اور بین المذاہب ہم آہنگی ان کے لہو کی ایک ایک بوند میں رچی بسی تھی۔بے چارگی بے حمیتی بے وقعتی اور بے بضاعتی کا سبب یہ ہے کہ ہمارے علمی مراکز ایسے معتدل علما کرام سے خالی ہوتے جا رہے ہیں۔مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا رشید احمد لدھیانوی، مفتی نظام الدین شامزئی، مفتی محمد نعیم اور مفتی محمد جمیل خان جیسے کیسے کیسے علما اٹھتے جا رہے ہیں۔آپ کا ہر لمحہ حیات ، ایک

مقصد، ایک مشن اور ایک عشق کی بھٹی میں سلگتا رہا۔ آپ جیسی متحرک فعال سرگرم اور جنوں شعار زندگی کم لوگوں کو نصیب ہوتی ہے۔ مرقعِ نفاست، نستعلیق بدن، کتابی چہرہ، پروقار چال ڈھال، ستواں ناک پر تمکنت سے ٹکائی ہوئی عینک، علمی رعب ودبدبہ، شاہانہ مزاج، فقیرانہ رویہ، نازک طبع، اعلی معیار، مسند حدیث کی رونق۔ آپ کی شخصیت تھی۔

وکٹ کیپر بیٹر محمد رضوان:

پاکستان کرکٹ ٹیم کے وکٹ کیپر بیٹر محمد رضوان کہا ہے کہ مرحوم مفتی محمد رفیع عثمانیؒ اس امت کا اثاثہ تھے۔ دل انتہائی رنجیدہ ہے۔ بندے کی اپنے مالک سے ملاقات اور قریب ہوگئی۔

شیخ نورزمان نقشبندی شاذلی (سلسلہ نقشبندیہ شاذلیہ):

مفتی اعظم مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی رحلت سے پیدا ہونے والا خلا بمشکل پر ہوگا۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی علمی و مذہبی خدمات سے پاکستان میں علمی مذہبی کاموں کو فروغ حاصل ہوا۔ ہم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سرپرست، جامعہ دارالعلوم کراچی کے مہتمم مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات پر ان کے لواحقین، شاگردوں اور پیروکاروں کو تعزیت پیش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کے لیے دعا گو ہیں۔ جب ملک میں فرقہ واریت عروج پر تھی، اس وقت ان کی جرأت اور مثبت سوچ نے ملکی حالات کی بہتری اور امت کو جوڑنے کے لیے اہم کردار ادا کیا۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی تحریر و تحقیق کے شعبہ میں اعلی علمی و دینی

خدمات کو تا دیر یاد رکھا جائے گا۔علمی حلقوں میں ان کی شخصیت کو نمایاں مقام حاصل تھا۔ان کی عالمانہ خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔آپ کی وفات سے ملک ایک معتدل اور بلند پایہ عالم دین سے محروم ہو گیا۔

ڈاکٹر طاہر القادری، بانی منہاج القرآن:

تحریک منہاج القرآن کے بانی پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے مفتی اعظم پاکستان، صدر دار العلوم کراچی، سرپرست وفاق المدارس العربیہ مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے انتقال پر دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ مفتی محمد رفیع عثمانی کی عالمِ اسلام کے لیے گراں قدر علمی و عملی خدمات ہیں۔

سعید اللہ خان آفریدی ایڈووکیٹ، نون لیگ:

سینئر نائب صدر مسلم لیگ نون سندھ سعید اللہ خان آفریدی ایڈووکیٹ نے مفتی اعظم پاکستان، صدر دار العلوم کراچی مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک معتدل، بلند پایہ، فقیہ اور مفتی سے محروم ہوگیا۔مفتی رفیع عثمانیؒ کی گراں قدر علمی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا انہوں نے اپنی تصانیف اور خطبات سے اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی۔

کورنگی ایسوسی ایشن آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری:

کورنگی ایسوسی ایشن آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری کے سرپرست اعلیٰ ایس ایم منیر، صدر فراز الرحمان، سی ای او کائیٹ زبیر چھایا، سینئر نائب صدر نگہت اعوان، نائب صدر مسلم محمدی اور مجلس عاملہ کے اراکین نے مفتی اعظم پاکستان، رئیس جامعہ دار العلوم کراچی

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے انتقال پر گہرے دکھ اور دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دینی وعلمی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ ایس ایم منیر نے اپنے تعزیتی بیان میں کہا کہ مرحومؒ کی رحلت سے وطن عزیز معتبر اور جید عالم دین، ایک بڑی علمی و دینی شخصیت سے محروم ہوگیا۔ کاٹی کے صدر فراز الرحمان نے کہا کہ مولانا رفیع عثمانیؒ کا پاکستان کے سرکردہ علما میں شمار ہوتا تھا۔ مرحوم مولانا رفیع عثمانیؒ نے ساری زندگی دار العلوم کراچی کے احاطے میں اپنے والد کی مسند علم وارشاد پر قرآن وسنت کی تعلیم دینے میں گزاری۔

دینی، علمی اور فکری میدان میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ زبیر چھابانے مرحوم مولانا رفیع عثمانی کی دینی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم مولانا رفیع عثمانیؒ 30 سے زائد دینی کتابوں کے مصنف اور مفسر قرآن تھے، اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات کو قبول ومنظور فرمائے۔ آمین!

متحدہ علما کونسل:

متحدہ علما کونسل کے صدر مولانا عبدالرؤف ملک، سیکرٹری جنرل سردار محمد خان لغاری، ڈپٹی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر ملک محمد سلیم عثمانی و دیگر رہنماؤں نے مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے انتقال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دینی وعلمی خدمات کے حوالے سے خراج عقیدت پیش کیا۔

متحدہ علما کونسل پاکستان کے رہنماؤں نے کہا کہ مرحوم کی رحلت سے وطن عزیز معتبر جید عالم دین اور ایک بڑی علمی و دینی شخصیت سے محروم ہوگیا۔ دینی وعلمی اور فکری میدان میں ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ مفتی محمد رفیع عثمانیؒ نہایت

معتدل مزاج عالم دین تھے، وہ فرقہ واریت کے سخت خلاف تھے، انہوں نے پوری زندگی پاکستان میں مذہبی ہم آہنگی کے فروغ اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے جدوجہد کی۔

انٹرنیشنل ختم نبوت مووومنٹ:

انٹرنیشنل ختم نبوت مووومنٹ کے مرکزی امیر ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ مکی، مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج، نائب امیر مولانا حافظ عبد الصمد اور مولانا عبد الرؤف مکی نے کہا کہ مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ سچے عاشق رسول، محافظ ختم نبوت، زہد و تقوی اور علم وعمل کے پیکر تھے۔

تحریک اتحاد بین المسلمین پاکستان:

تحریک اتحاد بین المسلمین پاکستان کے سرپرست مولانا شکیل الرحمٰن ناصر ، چیئرمین حافظ محمد زبیر ورک ، سیکرٹری جنرل حافظ عبد الوحید شاہد روپڑی نے مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے انتقال پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ مفتی صاحب کی علمی خدمات قابل قدر ہیں، انہوں نے اسلام کی دعوت کو پھیلانے اور فرقہ واریت کے خاتمے لیے اندرون و بیرون ممالک میں بہت کام کیا۔ ہزاروں علما اور شاگردان کے لیے صدقہ جاریہ ثابت ہوں گے۔

جمعیت علمائے اسلام (س) سندھ:

جمعیت علمائے اسلام (س) سندھ کے مولانا عبد الواحد خان سواتی، جنرل سیکریٹری حافظ ارمان احمد چوھان، قاری سعد اللہ خان حیدری ، مولانا اشرف بنوری

،قاری ابراہیم قریشی ،محمد علی شیخ ،صاحبزادہ عتیق الرحمٰن، حافظ عبدالوحید مغل ،صابر قریشی،مولانا اختر مدنی قاری ،ضیاالرحمٰن ودیگر نے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانیؒ کے انتقال پر دلی دکھ کا اظہار کیا،انہوں نے کہا کہ عالم اسلام بالخصوص پاکستان ایک جید معتدل مزاج عالم دین اور مفتی اعظم سے محروم ہوگیا۔

بعد ازاں جامعہ اشرفیہ لیاقت کالونی حیدرآباد میں مفتی رفیع عثمانیؒ کے ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی ودعا کا بھی اہتمام کیا گیا،علاوہ ازیں جمعیت علما اسلام س کے رہنماؤں وکارکنان نے دارالعلوم کراچی کورنگی میں مفتی محمد رفیع عثمانی کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔

جماعت غرباء اہلحدیث پاکستان:

امیر جماعت غرباء اہلحدیث پاکستان و رئیس جامعہ ستاریہ السلامیہ مولانا عبدالرحمٰن سلفی، شیخ الحدیث مولانا محمود احمد حسن، مولانا پروفیسر حافظ محمد سلفی، علامہ ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی، مفتی انس مدنی، علامہ عبدالخالق آفریدی، حشمت اللہ صدیقی، عمران احمد سلفی و دیگر نے ممتاز جید عالم دین دارالعوام کورنگی کے مہتمم مولانا مفتی رفیع عثمانیؒ کے انتقال پر گہری تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

انہوں نے کہا ہے کہ مفتی رفیع عثمانیؒ ایک اعتدال پسند جید عالم دین تھے،جن کی دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں نمایاں حصہ ہے۔مولانا کی پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ میں قابل قدر خدمات ہیں وہ اتحاد امت کی داعی تھے۔دارالعوام سے ایک عرصہ تک وہ دینی خدمات انجام دیتے رہے۔

نماز جنازہ وتدفین

(رپورٹ: شرکائے شعبہ ابلاغ عامہ)

نماز جنازہ سے شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کا بیان:

حضرت مفتی اعظم صاحب رحمہ اللہ کے جنازے سے قبل شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ نے اپنا درد دل بیان فرمایا، انہوں نے کہا کہ میری اپنے بڑے بھائی مرحوم سے پچھتر سالہ رفاقت رہی، تعلیم سے لے کر عملی زندگی کے ہر مرحلہ پر ہمارا ساتھ رہا، آج وہ اس دنیا سے رخصت ہورہے ہیں جو یقیناً ہم سب کے لیے بہت بڑے صدمے کا سبب ہے، مفتی تقی عثمانی نے مزید کہا کہ آج یہاں دارالعلوم میں ان کی نماز جنازہ میں پاکستان کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے ہزاروں کی تعداد میں علمائے کرام تشریف لائے ہیں جو درحقیقت مفتی صاحب مرحومؒ کی خدمات کا اعتراف بھی ہے، میرا ان کے ساتھ تعلق 75 سال پر محیط رہا، زمانہ طالبعلمی سے لے کر درس وتدریس، سفر وحضر میں بھی ہم اکٹھے رہے، انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے مفتی اعظم پاکستان کو بے شمار صلاحیتوں سے نوازا تھا جس کی وجہ سے علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت نے آپ کو متفقہ طور ''مفتی اعظم پاکستان'' کا خطاب دیا، یہ خطاب اور لقب حکومت کی جانب سے نہیں تھا کیونکہ آپ سب جانتے ہیں کہ سرکاری سطح پر ایسے خطاب اور لقب کے حامل کو کن سیاسی عوامل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جبکہ علما کرام کی طرف سے ملنے والا خطاب علمی وتحقیقی میدان میں نمایاں خدمات کے تناظر کی وجہ سے اعزاز دیا جاتا ہے۔

مفتی محمد زبیر اشرف عثمانی کا بیان:

مفتی صاحب رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند مفتی محمد زبیر اشرف عثمانی نے اپنے بیان میں کہا کہ مفتی صاحب کے چہرے پر اتنی نورانیت اس لیے ہے کہ انہوں نے اپنا ماضی اتنا صاف ستھرا اور با کردار گزارا، ہم تمام تلامذہ اور ان کی اولادوں کے لیے ایک سبق ہے، اتنا سکون ایسے ہی پیدا نہیں ہوتا جب تک اس کے پیچھے ماضی کی محنتیں نہ ہوں۔ جامعہ دارالعلوم بڑی محنت سے مفتی صاحب نے ایک ایک اینٹ اور ایک ایک انچ پر کھڑے ہو کر خود اس کی نگرانی کی ہے۔ تمام رفقائے کرام جانتے ہیں کہ مفتی صاحب اتنے منتظم تھے کہ وہ بے تحاشہ انتظامی صلاحیتوں میں ماہر تھے۔ قاری رشید صاحبؒ مدینہ طیبہ کے مشہور قاری ہیں، وہ مفتی صاحب کے بہت پرانے دوست تھے فرمایا کہ مجھ کو مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ نے یوں کہا کہ مولوی رفیع کے لیے دارالعلوم انتظامی صلاحیت کے لحاظ سے بہت چھوٹی جگہ ہے ان کو تو کسی ملک کا سربراہ ہونا چاہیے تھا۔ انتظامی صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ جو بنیادی چیز ہے وہ روپے پیسے کے اندر احتیاط. تمام دارالعلوم کے رفقا جو مفتی صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ مفتی صاحب روپیہ اور پیسے کے اندر اس قدر احتیاط سے کام لیتے تھے کہ عام آدمی کو اس کا اندازہ نہیں ہوتا تھا ۔ اگر ان کو یہ محسوس ہوتا کہ پیسوں کے اندر ذرا سی بھی بے احتیاطی سے کام لیا گیا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کو ڈانٹ پلاتے تھے۔ مفتی صاحب اپنے طالبعلموں کے معاملے میں بڑے حساس تھے اگر طلبا کے معاملے میں مفتی صاحب کو پتا چل جاتا کہ ان کے ساتھ کچھ اچھا نہیں ہوا زیادتی یا ناانصافی ہوئی ہے تو وہ بہت بے چین ہوتے تھے۔ ان کے اندر ایک اور بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ رشتے داروں کے ساتھ

اچھا برتا کرتے تھے اگر ان میں سے کوئی مالی حالت کے اعتبار سے تنگ دست ہوتا یا بیماری کے ساتھ ساتھ مالی حالت درست نہیں ہوتے تو مفتی صاحب خود چل کر ان کا جو بھی معاملہ ہوتا تو فوراً حل کر دیتے تھے اور مالی تعاون بھی کر دیتے تھے۔(رپورٹ: محمد حمزہ، محمد فہیم، شعبہ ابلاغ عامہ)

نماز جنازہ کا احوال:

مفتی اعظم پاکستان اور معروف عالم دین رفیع عثمانی کی دارالعلوم کراچی میں تدفین کردی گئی، جنازے میں عوام کا سمندر اُمڈ آیا، آہوں سسکیوں کے ساتھ مفتی رفیع عثمانی کو والد کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا،طویل علالت کے بعد مفتی محمد رفیع عثمانی اٹھاسی برس کی عمر میں داعی اجل ہوگئے۔ان کی نماز جنازہ میں ملک اور بیرون ممالک سے مفتیان کرام، علمائے کرام اور عقیدت مندوں نے لاکھوں کی تعداد میں شرکت کی۔ مفتی رفیع عثمانی کی نماز جنازہ ان کے برادر صغیر اور وفاق المدارس کے صدر مفتی تقی عثمانی نے پڑھائی جہاں پولیس اور رینجرز کی بھاری نفری تعینات تھی۔ بم ڈسپوزل عملے کی جانب سے بھی انتظامات کیے گئے تھے۔نماز جنازہ میں جمعیت علما اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن، گورنر سندھ کامران خان ٹسوری، سرپرست اعلی وفاق المدارس مولانا سید مختارالدین شاہ، صدر مجمع العلوم الاسلامیہ اور جامعۃ الرشید کراچی کے سرپرست مولانا مفتی عبدالرحیم، شیخ الحدیث جامع الرشید مفتی محمد، ناظم اعلی وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، جامعہ بنوریہ عالمیہ کے مہتمم مولانا نعمان نعیم، دارالعلوم تعلیم القرآن پلندری، مولانا سعید یوسف خان، مولانا مفتی کفایت اللہ، جامعہ فاروقیہ راولپنڈی کے مہتمم مولانا قاضی عبد الرشید،

جامعہ صدیقیہ کے مہتمم مولانا ڈاکٹر منظور مینگل نظریاتی کونسل کے رکن و نائب مہتمم جامعہ دار العلوم صفہ مفتی محمد زبیر، جامعہ بیت السلام کے سر پرست اعلی مولانا عبد الستار، جامعہ اشرف المدارس کے حکیم مظہر، جامعہ احسن العلوم کراچی کے مہتمم مولانا انظر شاہ، انڈس ہسپتال کے بانی ڈاکٹر عبد الباری، میزبان بینک کے سربراہ عرفان صدیقی، پی ایس پی کے چیئرمین سید مصطفیٰ کمال امیر جماعت اسلامی کراچی حافظ نعیم الرحمٰن، پاکستان تحریک انصاف کے رہنما آفتاب جہانگیر سمیت تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے قائدین اور مدارس دینیہ کے منتظمین، طلبا اور شیوخ الحدیث، مفتیان کرام اور جامعہ بنوریہ عالمیہ کے ہزاروں ملکی و غیر ملکی طلبا اساتذہ کرام سمیت متعدد مذہبی سماجی و سیاسی رہنماوں نے شرکت کی۔ جبکہ بیرون ممالک میں سعودی عرب، اردن ،شام، امارات یورپ کے متعدد ممالک سمیت امریکا، انگلینڈ اور دیگر ممالک سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مفتی زبیر اشرف عثمانی تاخیر سے جنازے میں پہنچے وہ فیملی سمیت بیرون ملک سفر پر تھے۔ (سراج احمد، شریک شعبہ ابلاغ عامہ)

ایک شریک جنازہ کے تاثرات:

مفتی اعظم پاکستان محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ کے جنازے میں شرکت کی مبارک سعادت نصیب ہوئی کہ شاید شرکت سے گناہوں کی بخشش ہو جائے۔ 8 بجے جامعہ کے باہر پہنچ گئے اور نظر دوڑائی تو چاروں اطراف جیسے انسانوں کا سمندر دھیمی رفتار سے پراسراریت لیے چل رہا ہو ہر طرف سفید لباس میں ملبوس، سفید عمامے سروں پے سجائے، ٹوپیاں پہنے اور عام المسلمین نورانی چہرے لیے کہ گویا جیسے سماوی نوریوں نے شاہراہِ دار العلوم کو اپنے حصار میں لے رکھا ہو۔ اہلِ مجمع چہروں پے افسردگی لیے

آنکھوں میں اشک لیے دل و زبان سے کسی عظیم سانحے پر حزن و ملال کے گہرے سمندر میں ڈوبے ہوئے سکوتِ غیر محدود کی چادر اوڑھے بنا کسی دھکم پیل کے نہایت شائستگی و سلیقے سے احاطہِ دار العلوم میں پہنچنے کے لیے رواں دواں تھے۔ اور اپنی کثرت سے یہ پیغام دے رہے تھے کہ دنیا میں اہلِ عزت وہی لوگ ہیں جو دین پر چل کر زندگی گزاریں اور ہم ان کی نیک سیرت کی وجہ سے جنازے میں شمولیت کو اپنے لیے باعثِ سعادت و افتخار سمجھیں۔

عوامی گذرگاہ آنکھوں کے سامنے صرف ایک منٹ کی دوری پر تھی لیکن پھر بھی ازدحامِ عوام کی وجہ سے ایک گھنٹہ اندر پہنچنے میں لگ گیا۔ سیکورٹی کا نظم وضبط اس قدر منظّم و مضبوط تھا کہ لاکھوں کا مجمع بغیر چیکنگ کے دار العلوم کے اندر داخل نہ ہو سکا۔ اس حسنِ انتظام نے ثابت کر دیا کہ مدارس و مساجد کے علما طلبا سے زیادہ باوقار ،باسلیقہ، منظّم کوءاور نہیں ہوسکتا۔ ابھی باہر ہی کھڑے تھے کہ مسجد کے بلند و بالا مینار پر لگے لاؤڈ سپیکر سے شیخ الاسلام صاحب کی پرسوز اور درد بھری آواز سنائی دینے لگی۔ اللہ اللہ کر کے اندر داخل ہوئے تو کوشش تھی کہ سیدھا مسجد کے اندر جایا جائے یہ کوشش بھی کامیاب ہوئی مسجد کے صحن میں پہنچے تو وقت پورا ہو چکا تھا اور صفیں سیدھی کرنے کا اعلان ہوا لوگ آگے بڑھنے کی کوشش میں دھکم پیل کرنے لگے۔ یوں تو ہمیشہ شیخ الاسلام صاحب کا نرم لہجہ ہی سننے کو ملا لیکن آخری وقت میں دھکم پیل کی وجہ سے پہلی بار شیخ الاسلام صاحب کی رعب دار گرجدار آواز سنی: ”نظم خراب مت کرو، آگے بڑھنے کی کوشش مت کرو۔“ یقین کریں یہ آواز اتنی بارعب تھی کہ جیسے پورے مجمع کو سانپ سونگھ گیا ہو ہر طرف سناٹا چھا گیا اور بچہ بوڑھا جوان سب ہی تیر کی طرح سیدھے

کھڑے ہوگئے نیت باندھنے کا کہا گیا پھر چند لمحوں بعد مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی ''اللہ اکبر'' کی صدا نے چاروں طرف سکتہ طاری کر دیا اور حاضرینِ جنازہ دست بستہ کھڑے ہوگئے۔

پہلی تکبیر پڑھی تو دوسری تکبیر ہچکیوں، آہوں، اور لرزہ خیز سسکیوں سے مکمل ہوء اور سلام پھیرنے تک برادرِ صغیر اپنے بڑے بھائی کے غم میں آہیں بھرتے رہے اور ہم سب پر دل چیر دینے والے سانحے کا اثر اپنی آہوں سے ڈالتے رہے۔ حضرت شیخ الاسلام کی سسکیوں نے حاضرین کو رولائے بغیر نہ چھوڑا۔ اور یوں ہزاروں لاکھوں علما، طلبا، صلحا، خدما، اور محبانِ علما و دین، عقیدت مندوں کے الوداعی اشکوں، نمناکیوں کے ساتھ مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے سپردِ خاک کر دیا گیا اور علمی نجوم کے جھرمٹ سے ایک ستارہ ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔

شیخ الاسلام کا وجود باعثِ اطمینان:

ہم مولانا زاہد الراشدی صاحب کی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے ایک حالیہ کالم میں لکھی، وہ لکھتے ہیں: حضرت مفتی صاحبؒ ہم سے رخصت ہو گئے ہیں لیکن ان کی یادیں ان کی کمی کا احساس دلاتی رہیں گی۔ البتہ دل کو یہ تسلی ہے کہ ان کے بھائی اور ہم سب کے مخدوم حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ہمارے درمیان موجود ہیں جو نہ صرف اپنے ملک کے علمائے کرام اور دینی کارکنوں کے لیے رہبر و راہنما ہیں، بلکہ دنیائے اسلام میں پاکستان کی علمی پہچان اور اہلِ حق کی آبرو کی حیثیت رکھتے ہیں اور حضرت مفتی محمد رفیع صاحبؒ کے فرزند مولانا محمد زبیر اشرف عثمانی اپنے والد گرامی کی تعلیمی اور اصلاحی جدوجہد کا تسلسل قائم رکھے ہوئے

ہیں، اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب کے درجات بلند سے بلند تر فرمائیں اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کی قیادت میں جامعہ دارالعلوم کراچی کو اپنے علمی، فکری اور دینی سفر میں مسلسل پیش رفت سے نوازیں، آمین یارب العالمین!

نوٹ: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے کے موقع پر جامعہ بنوریہ عالمیہ کے شعبہ ملکی وشعبہ بیرون میں تعلیمی سرگرمیاں معطل کردی گئی تھیں، جنازے میں شرکت کے لیے جانے والے طلبہ واساتذہ کرام کے لیے گاڑیوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے مہتمم مولانا مفتی نعمان نعیم نے اساتذہ کرام اور اپنے قریبی رفقا کی معیت میں نماز جنازہ میں شرکت کی، جبکہ نائب مہتمم مولانا فرحان نعیم بیرونِ ملک سفر کی وجہ سے جنازے میں شرکت نہ کرسکے، انہوں نے اپنے پیغام میں مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی کی رحلت پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مفتی اعظم پاکستان کی رحلت سے والد گرامی مفتی محمد نعیم رحمہ اللہ کی جدائی کا زخم تازہ ہوگیا، مفتی اعظم ہمارے دکھ درد اور خوشی، غمی میں ہمیشہ شریک رہے اور ہمیں ہمت وحوصلہ اور دلاسہ وتسلی دیتے رہے۔ انہوں نے مفتی اعظم کے لیے رفع درجات اور لواحقین کے لیے صبر کی دعا کی۔

تمت

قارئین کرام کی توجہ کیلئے

موجودہ معاشرے اور نوجوان نسل کے اذہان کے تناظر میں دینی رہنمائی کیلئے وقت کی تنگی اور مطالعہ کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالے شائع کیے جاتے ہیں۔ ان رسالوں کی اشاعت کا مقصد گھر گھر اور در در دینی معلومات کو پہنچانا اور خالصتاً اللہ امت کی اصلاح ملحوظ ہے۔

اس نیک مقصد میں آپ بھی معاون بن کر حسب توفیق اپنا حصہ ڈال سکتے ہیں۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہانہ ایک ہزار (1000/=) روپے سے باقاعدہ ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کے دیئے ہوئے ایڈریس سے مقررہ تاریخ اور مقررہ وقت پر ہمارا نمائندہ رسید کے ساتھ وصول کرتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنی استعداد کے مطابق ایک ہزار سے کم اور زیادہ رقم سے بھی ممبر شپ حاصل کر سکتے ہیں، نیز کئی ماہ کی رقم یکمشت بھی ادا فرما سکتے ہیں۔

اس کے عوض شائع ہونے والا ہر رسالہ (جو مختلف موضوعات پر ہوتا ہے بذریعہ ڈاک آپ کو ارسال کیا جاتا رہے گا۔

قارئین کرام اپنے کرم فرماؤں کے ایصال ثواب کیلئے اپنی خواہش کے مطابق عامۃ الناس کی دینی رہنمائی کا فریضہ ادا کر سکتے ہیں۔

آپ جامعہ بنوریہ عالمیہ کے دیے ہوئے آن لائن اکاؤنٹ میں بھی رقم جمع کروا کر بنک سلپ دے کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔

الملتمس: الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ سائٹ کراچی

اپیل!

بحمد اللہ تعالیٰ! محدود صفحات اور مختلف موضوعات پر مشتمل اصلاح امت کے عنوان سے پابندی سے آنے والے رسالے عوام الناس میں پذیرائی حاصل کر رہے ہیں۔ اس کار خیر میں حصہ ڈالنے کے لیے قارئین سے اپیل کی جاتی ہے کہ اپنی بساط کے مطابق اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لیکر ثواب دارین حاصل کریں۔

رقم جمع کرانے کیلئے اکاؤنٹ

jamia binoria al-almia
A/C# 7160200000825
Askari Bank LTD

رابطہ کیلئے: مولانا محمد جنید صاحب

02132575228+02132575229

موبائل: 0322-2394550